

## ضمیمہ: اعداد و شمار کی توضیح

(1) جی ڈی پی: اسٹیٹ بینک تمام تجربیاتی مقاصد کے لیے پاکستان دفتر شماریات کے جی ڈی پی تخمینے استعمال کرتا ہے۔ تاہم کسی جاری سال کے لیے یہ اس سال کا منصوبہ بندی کمیشن کے سالانہ منصوبے میں دیا گیا جی ڈی پی ہدف استعمال کرتا ہے۔ جی ڈی پی کے ساتھ مختلف متغیرات مثلاً مالیاتی خسارہ، سرکاری قرضہ، جاری کھاتے کا توازن، تجارتی توازن وغیرہ کے تناسب منصوبہ بندی کمیشن کے جی ڈی پی ہدف کے عدد کی بنیاد پر نکالے جاتے ہیں۔ ان تناسب کا حساب لگانے کے لیے اسٹیٹ بینک جی ڈی پی سے متعلق اپنے تخمینے استعمال نہیں کرتا تاہم یکسانیت برقرار ہے۔ وجہ یہ ہے کہ یہ تخمینے سال کی مختلف سہ ماہیوں میں بدلتے ہوئے معاشی حالات کے ساتھ مختلف ہوتے ہیں۔ مزید برآں، مختلف تجزیہ کاروں کے تخمینے الگ الگ ہو سکتے ہیں۔ اگر ہر کوئی ایک مختلف جی ڈی پی تخمینے کا بطور نسب نما استعمال کرے تو معاشی مسائل پر بحث بہت الجھ جائے گی۔ چنانچہ معاشی مسائل پر با معنی بحث کے لیے ایک مشترک عدد سے مدد ملتی ہے اور منصوبہ بندی کمیشن کا دیا ہوا عدد اس مقصد کو بہتر طور پر پورا کرتا ہے۔

(2) گرانی: گرانی کا حساب لگانے کے لیے عموماً تین اعداد استعمال ہوتے ہیں: (i) مدت کی اوسط گرانی، (ii) سال بسال یا سالانہ گرانی، اور (iii) ماہ بہ ماہ یا ماہانہ گرانی۔ مدت کی اوسط گرانی کا مطلب ہے جو لائی سے لے کر سال کے کسی مہینے تک اوسط گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت (CPI) میں گذشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں فیصد تبدیلی۔ سال بسال گرانی کسی خاص مہینے کی صارف اشاریہ قیمت میں پچھلے سال کے اسی مہینے کے مقابلے میں فیصد تبدیلی کو کہتے ہیں جبکہ ماہانہ گرانی سے مراد کسی خاص مہینے کی صارف اشاریہ قیمت میں گذشتہ مہینے کے مقابلے میں فیصد تبدیلی ہے۔ گرانی کی ان تعریفوں کے کلیے ذیل میں دیے گئے ہیں۔

$$\text{Period average inflation } (\pi_{\text{Ht}}) = \left( \frac{\sum_{i=0}^{t-1} I_{t-i}}{\sum_{i=0}^{t-1} I_{t-12-i}} - 1 \right) \times 100$$

$$\text{YoY inflation } (\pi_{\text{YoYt}}) = \left( \frac{I_t}{I_{t-12}} - 1 \right) \times 100$$

$$\text{Monthly inflation } (\pi_{\text{MoMt}}) = \left( \frac{I_t}{I_{t-1}} - 1 \right) \times 100$$

جہاں  $I_t$  سے مراد سال کے  $t^{\text{th}}$  (ویں) مہینے میں صارف اشاریہ قیمت ہے۔

(3) قرضے کے اسٹاک میں تبدیلی بمقابلہ مالیاتی خسارے کی مالکاری: سرکاری قرضے کے اسٹاک میں تبدیلی وزارت خزانہ کے فراہم کردہ مالیاتی مالکاری کے اعداد و شمار کے مطابق نہیں ہوتی۔ اس کی وجہ مختلف عوامل ہیں جن میں یہ شامل ہیں: (i) قرضے کے اسٹاک میں حکومتی قرض گیری کی مجموعی قدر شامل ہوتی ہے جبکہ مالیاتی اعداد و شمار میں مالکاری کا حساب لگاتے وقت قرض گیری کی بینکاری نظام میں حکومت کی امانتوں سے تطبیق کی جاتی ہے، (ii) قرضے کے اسٹاک میں شرح مبادلہ کی تبدیلیوں کی وجہ سے بھی تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں جس سے بیرونی قرضے کی روپے میں قدر متاثر ہوتی ہے، اور (iii) مختلف دیگر ملکوں کی باہمی شرح ہائے مبادلہ میں اتار چڑھاؤ بھی امریکی ڈالر کی قیمت پر اثر انداز ہوتا ہے جس سے بیرونی قرضے میں روپے کی قدر پر اثر پڑتا ہے۔

**4) حکومتی قرض گیری: بینکاری نظام سے حکومتی قرض گیری کی مختلف شکلیں ہیں اور ہر شکل کے اپنے خواص اور مضمرات ہیں جن پر ذیل میں بحث کی گئی ہے:**

(الف) اعانت میزانیہ کے لیے حکومتی قرض گیری: اسٹیٹ بینک سے قرض گیری: وفاقی حکومت براہ راست اسٹیٹ بینک سے ویز اینڈ میز ایڈوانس (Ways and Means Advance) کے راستے یا مارکیٹ ریڈیڈ ٹریژری بلز (ایم آئی بیز) کی (اسٹیٹ بینک کے ہاتھوں) خریداری کے ذریعے قرض لے سکتی ہے۔ ویز اینڈ میز ایڈوانس حکومتی قرض کے طور پر سال میں 10 کروڑ روپے تک 4 فیصد سالانہ کی شرح سود پر دیا جاتا ہے۔ اس سے زیادہ رقم اسٹیٹ بینک کی جانب سے ہون اور اوسط یافت پر ششماہی ایم ٹی بیز کی خریداری کے ذریعے حاصل کی جاتی ہے۔ اس یافت کا تعین ٹریژری بلز کی حالیہ ترین پندرہ روزہ نیلامی سے کیا جاتا ہے۔

صوبائی حکومتیں اور حکومت آزاد جموں و کشمیر بھی اپنے ڈیٹ بیلنس (اور ڈرافٹ) جس کی ان کے لیے طے شدہ حدود ہیں براہ راست اسٹیٹ بینک سے قرض لے سکتی ہیں۔ ان قرضوں پر شرح سود ششماہی ایم ٹی بیز کی سہ ماہی اوسط یافت ہوتی ہے۔ اگر اور ڈرافٹ حدود کی خلاف ورزی ہو تو صوبے پر 4 فیصد سالانہ کی اضافی شرح سے ہرجانہ لیا جاتا ہے۔

جدولی بینکوں سے قرض گیری: یہ قرض زیادہ تر سہ ماہی، ششماہی اور بارہ ماہی مارکیٹ ٹریژری بلز (ایم ٹی بیز) کی پندرہ روزہ نیلامی کے ذریعے لیا جاتا ہے۔ حکومت پاکستان، 3، 5، 10، 15، 20 اور 30 سال کے پاکستان انوسٹمنٹ بانڈ کی سہ ماہی نیلامی کے ذریعے بھی قرض لیتی ہے۔ تاہم صوبائی حکومتوں کو جدولی بینکوں سے قرض لینے کی اجازت نہیں۔

(ب) اجناسی مالکاری: وفاقی حکومت اور صوبائی حکومتیں دونوں اجناس مثلاً گندم، چینی وغیرہ کی خریداری کے لیے جدولی بینکوں سے قرض لے سکتی ہیں۔ ان اجناس کی فروخت کی آمدنی بعد میں اجناسی قرض کی واپسی میں استعمال ہوتی ہے۔

5) صوبائی مالیاتی توازن: صوبائی مالیاتی کارروائیوں کے اعداد و شمار میں مالکاری کے اعداد اسٹیٹ بینک میں موجود توازن کے مطابق ہیں: منفی عدد کا مطلب یہ ہے کہ صوبے کا بجٹ فاضل ہے اور مثبت کا مطلب یہ ہے کہ اس کا بجٹ خسارے میں ہے جو اسٹیٹ بینک سے قرض گیری (یعنی اس کی اور ڈرافٹ سہولت استعمال کر کے) پورا کیا گیا ہے۔

6) اعداد و شمار کے مختلف ماخذوں کے اختلافات: مختلف متغیرات مثلاً حکومتی قرض گیری، سرکاری قرضہ، واپسی قرض، بیرونی تجارت وغیرہ کے اسٹیٹ بینک کے اعداد و شمار وزارت خزانہ اور پاکستان دفتر شماریات کی فراہم کردہ معلومات سے ہم آہنگ نہیں ہوتے۔ اس کی وجہ شماریاتی تعریفوں، کورنچ وغیرہ کے اختلافات ہیں۔ بعض صورتیں ذیل میں دی گئی ہیں۔

(الف) بجٹ خسارے کی مالکاری (وزارت خزانہ بمقابلہ اسٹیٹ بینک کے اعداد و شمار): وزارت خزانہ کی فراہم کردہ مالیاتی کارروائیوں کی سہ ماہیوں کی جدولوں اور اسٹیٹ بینک کے ذریعے سروے میں دیے گئے اعداد و شمار میں اکثر فرق ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وزارت خزانہ حکومت کے بینکوں سے قرض کے اعداد و شمار نقد کی بنیاد پر دیتی ہے جبکہ اسٹیٹ بینک کا ذریعہ سروے واجب الوصول (accrual) بنیاد پر مرتب کیا جاتا ہے یعنی اس میں ٹی بلز پر جمع شدہ سودی ادائیگیاں شامل کی جاتی ہیں۔

(ب) سرکاری قرضہ (وزارت خزانہ بمقابلہ اسٹیٹ بینک): اسٹیٹ بینک کے اعداد و شمار کے مطابق آخر جون 2014ء تک سرکاری قرضہ 163 کھرب روپے تک پہنچ گیا (جی ڈی پی کا 64.3 فیصد)، جبکہ وزارت خزانہ نے اسی مدت کے لیے سرکاری قرضہ 160 کھرب روپے (جی ڈی پی کا 62.8 فیصد) بتایا ہے (جدول 1 اور 2)۔ قرضے کی شماریات میں یہ فرق دونوں اداروں کی جانب سے سرکاری قرضے کی کورنچ میں اختلافات کے باعث ہے۔

اسٹیٹ بینک سرکاری قرضے کی شماریات ترتیب دینے میں آئی ایم ایف کے رہنما خطوط پر عمل کرتا ہے جن میں بیان کیا گیا ہے ”سرکاری قرضے میں عمومی حکومت، ذری

ضمیمہ الف: اعداد و شمار کی توضیح

| جدول 1: سرکاری قرضہ - وزارت خزانہ |        |        |        |                        |
|-----------------------------------|--------|--------|--------|------------------------|
| ارب روپے                          |        |        |        |                        |
| م 14ء                             | م 13ء  | م 12ء  | م 11ء  |                        |
| 5,046                             | 4,849  | 5,016  | 4,685  | I- حکومتی بیرونی قرضہ  |
| 10,915                            | 9,517  | 7,637  | 6,016  | II- حکومتی ملکی قرضہ   |
| 15,961                            | 14,366 | 12,653 | 10,700 | سرکاری قرضہ (I+II)     |
| 62.8                              | 63.9   | 63.1   | 58.5   | سرکاری قرضہ برقی ڈی پی |
| ماخذ: وزارت خزانہ                 |        |        |        |                        |

مقتدرہ ادارے اور بینکاری اور دیگر شعبوں کے وہ ادارے شامل ہیں جو سرکاری کارپوریشن ہیں۔<sup>1</sup> چنانچہ اسٹیٹ بینک کے سرکاری قرضے کے اعداد و شمار میں چار موٹے موٹے زمرے شامل ہیں: (i) حکومتی ملکی قرضہ، (ii) حکومتی بیرونی قرضہ، (iii) آئی ایم ایف کے قرضے، اور (iv) بیرونی واجبات۔ تاہم واضح رہے کہ مفصل معلومات کی عدم دستیابی کی وجہ سے اسٹیٹ بینک کے سرکاری قرضے کے اعداد و شمار میں پی ایس ای کا قرضہ شامل نہیں۔

اگرچہ وزارت خزانہ اور اسٹیٹ بینک دونوں حکومتی ملکی قرضے کی یکساں تعریف پر عمل کرتے ہیں تاہم وزارت خزانہ کے مرتب کردہ حکومتی بیرونی قرضے کی کوریج اسٹیٹ بینک سے مختلف ہے۔ وزارت خزانہ قلیل مدتی قرض، فوجی قرض اور بیرونی واجبات کو حکومتی بیرونی قرضے میں شامل نہیں کرتی۔ چنانچہ دونوں ماخذوں کے مجموعی اعداد و شمار مختلف ہوتے ہیں۔

(ج) ملکی قرض پر سودی ادائیگیاں (اسٹیٹ بینک بمقابلہ وزارت خزانہ): اسٹیٹ بینک سودی ادائیگیاں اکیروئل کی بنیاد پر نکالتا ہے جبکہ وزارت خزانہ دوران سال ٹی بلز پر ادا کردہ اصل سود پر پورٹ کرتی ہے۔

| جدول 2: سرکاری قرضہ - اسٹیٹ بینک |          |          |          |                                  |
|----------------------------------|----------|----------|----------|----------------------------------|
| ارب روپے، فیصد                   |          |          |          |                                  |
| م 14ء                            | م 13ء    | م 12ء    | م 11ء    |                                  |
| 4,791.3                          | 4,311.1  | 4,364.5  | 3,988.7  | I- حکومتی بیرونی قرضہ (i+ii+iii) |
| 4718.5                           | 4303.2   | 4318.7   | 3921.0   | i- وسط مدتی اور طویل مدتی        |
| 3.5                              | 7.1      | 9.8      | 11.6     | ii- فوجی                         |
| 69.3                             | 0.8      | 36.1     | 55.0     | iii- قلیل مدتی قرض               |
| 298.4                            | 434.8    | 694.3    | 768.7    | II- آئی ایم ایف سے               |
| 324.2                            | 307.8    | 227.3    | 222.1    | III- بیرونی واجبات               |
| 10,907.0                         | 9,520.9  | 7,638.3  | 6,012.2  | IV- حکومتی ملکی قرضہ             |
| 16,321.0                         | 14,574.7 | 12,924.3 | 10,990.7 | سرکاری قرضہ (I+II+III+IV)        |
| 64.3                             | 64.8     | 64.5     | 60.1     | سرکاری قرضہ برقی ڈی پی           |
| ماخذ: بینک دولت پاکستان          |          |          |          |                                  |

(د) بیرونی تجارت (اسٹیٹ بینک بمقابلہ پاکستان دفتر شماریات): توازن ادائیگی میں اسٹیٹ بینک کے تجارتی اعداد و شمار پاکستان دفتر شماریات سے مطابقت نہیں رکھتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اسٹیٹ بینک کی مرتب کردہ شماریات مبادلہ کے ریکارڈ پر مبنی ہوتے ہیں جن کا انحصار زرمبادلہ کی اصل وصولی اور ادائیگی پر ہوتا ہے جبکہ پاکستان دفتر شماریات اجناس کی اصل نقل و حرکت (کسٹم ریکارڈ) کے مطابق اعداد و شمار ریکارڈ کرتا ہے۔ مزید یہ کہ اسٹیٹ بینک برآمدات اور درآمدات دونوں کو بطور فری آن بورڈ (fob) درج کرتا ہے جبکہ پاکستان دفتر شماریات کی برآمدات کے اعداد و شمار فری آن بورڈ کے اعتبار سے ہوتے ہیں اور درآمدات میں کرائے بھارے کی لاگت اور بیمہ (cif) شامل ہوتے ہیں۔

علاوہ ازیں درآمدی اعداد و شمار میں فرق کوریج کے اختلافات کی بنا پر بھی ہوتا ہے مثلاً اسٹیٹ بینک کے درآمدی اعداد و شمار میں غیر مقیم پاکستانیوں کی ناقابل واپسی سرمایہ کاریاں (NRI)، بیرونی امداد کے تحت ہونے والی درآمدات اور افغانستان سے زمینی درآمدات وغیرہ شامل نہیں کی جاتیں۔ برآمدی اعداد و شمار میں یہ اختلافات اس لیے ہوتے ہیں کہ پاکستان دفتر شماریات کے ڈیٹا میں افغانستان کو جانے والی برآمدات، ممکنہ خریداروں کو برآمد کنندگان کی طرف سے بھیجے گئے برآمدی نمونے، ایکسپورٹ پروسیڈنگ زونز کی برآمدات وغیرہ شامل نہیں ہوتیں۔

1 ماخذ: آئی ایم ایف (2003ء)، 'بیرونی قرضے کی شماریات، رہنمائے مرتبین و استعمال کنندگان'۔

2 ناقابل واپسی سرمایہ کاری (non-repatriable investment) بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کی وہ چھوٹی سرمایہ کاریاں شامل ہیں جو وہ ملک میں ایسی مشینری لانے کے سلسلے میں کرتے ہیں جو بیرون ملک خریدی گئی ہو اور خریداری ڈیوٹی فری شاپ سے کی گئی ہو۔

7) کسی مدت میں زر مبادلہ کے خالص واجبات کے اعداد و شمار بیرونی قرضے کے اسٹاک کی خالص تبدیلی، جو باب 6 میں دی گئی ہے، سے مطابقت نہیں رکھتے۔ یہ فرق بنیادی طور پر دو اجزا کی وجہ سے ہے: توازن ادائیگی کی اعانت کے لیے آئی ایم ایف کا قرضہ اور لین دین کے فوائد و نقصانات۔ توازن ادائیگی کی اعانت کے لیے آئی ایم ایف سے رقوم کی آمد و رفت بیرونی قرض کا حساب لگانے میں شامل کی جاتی ہے جبکہ توازن ادائیگی سے خارج کردی جاتی ہے۔ یہ مدائن کے نیچے دکھائی جاتی ہے۔ اسی طرح امریکی ڈالر کے سوا دیگر کرنسیوں میں جو بیرونی قرضہ ہوتا ہے اس کا حساب موجودہ شرح مبادلہ پر لگایا جاتا ہے تاکہ کسی خاص مدت کے خاتمے پر بیرونی قرضے کے اسٹاک کا حساب لگایا جاسکے۔ چنانچہ دو مدتوں کے درمیان قرضے کے اسٹاک میں فرق کے کچھ حصے کی وضاحت اس باز قدر پیمائی سے ہوتی ہے۔